رجسٹرڈ نمبر ایل ۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | یا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

مضامین بنام ایڈیٹر
کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

فہرست مضامین

ایڈیٹر۔ غلام نبی ٭ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان

جلد ۷ | ۱۶۔ فروری سنہ ۱۹۲۰ء | دو شنبہ | مطابق ۲۵۔ جمادی الاول سنہ ۱۳۳۸ھ | نمبر ۶۱

مدینۃ المسیح

۱۳۔ فروری چونکہ کیقدر ترشح ہو رہا تھا۔ اسلئے سیدنا خلیفۃ ثانی نے جمعہ کی نماز کے ساتھ ہی عصر کی نماز پڑھا دی تھی ٭

حسب اعلان سابق ۱۳۔ فروری کو حضرت امیر المومنین لاہور تشریف لیگئے۔ روانگی کے قبل مسجد مبارک میں حضور نے دیر تک دعا فرمائی۔ پھر احباب کے ہجوم میں پیدل بیرون قصبہ تک تشریف لیگئے۔ سڑک پر پہونچکر احباب سے مصافحہ کرنے کے بعد تانگے پر سوار ہو گئے۔ خدا تعالیٰ اس سفر کو ہر طرح مبارک کرے۔ آمین

حضور نے اپنی غیبوبیت میں امیر منتظم مولانا شیر علی صاحب کو اور امام صلوٰۃ مولانا سید امیر حسین صاحب کو مقرر فرمایا۔

اس سفر میں جو اصحاب حضرت امام کے ہمراہ ہیں ان میں سے بعض یہ ہیں۔ مولانا سید سرور شاہ۔ خان صاحب ذوالفقار علیخان ...

نامہ لنڈن

(نوشتہ مولوی عبد الرحیم صاحب نیّر ۳۰ جنوری سنہ ۱۹۲۰ء)

مسٹر حنیفہ بیکن کی تقریر تصدیق صلح پر ریزولیوشن

(گذشتہ سے پیوستہ)

مسٹر حنیفہ بیکن کی تقریر

سال نو کے دوسرے اتوار کے جلسہ میں جیسا کہ بچوں کی دعوت کے دن اعلان کر دیا تھا۔ ہماری قابل بہن حنیفہ بیکن کی تقریر تھی۔ اور اس ملک کے دستور کے مطابق سال نو کی پہلی تقریر کا عنوان یعنی "سال نو کا پیغام و سلام" تجویز ہوا تھا۔ چنانچہ اس قرارداد کے مطابق وقت مقررہ پر مسٹر حنیفہ بیکن احمدی نے تقریر شروع کی۔ اور حاضرین کو مخاطب کر کے کہا کہ "خدا کرے آنیوالے سال میں سلسلہ عالیہ کے ممبر تعلیم اسلام پر عمل کرنے اور غیر ممبر اسے قبول کرنے کی توفیق پائیں" اور پھر دین حقہ اسلام کی خوبیوں کو وضاحت سے بیان کر کے اپنے پیام و سلام کو دعا پر ختم کیا۔ ہماری بہن خدا کے فضل سے مضامین نویس۔ نیک دل اور دین سے محبت رکھنے والی عورت ہے۔ اور اس کے ذریعہ سے دین الحق کو بہت مدد پہنچنے کی امید ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے استقامت بخشے۔ آمین ثم آمین۔

مسٹر حنیفہ کی تقریر کے بعد اخویم سعید ولسن احمدی اور مسز گوبل نے (جو ایک نیک دل تھیوسوفسٹ خاتون ہیں۔ مقررہ کا شکریہ ادا کیا۔

تصدیق عہد نامہ صلح پر ریزولیوشن

انجمن احمدیہ لنڈن کے ایک خاص اجلاس میں۔ عہد نامہ صلح کی تصدیق پر مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے

... قادیانی۔ اور ایڈیٹر صاحب الفضل بحیثیت رپورٹر اور چودھری ابو الہاشم خان صاحبان ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس قافلے کے ساتھ ہو ٭

مولوی عبدالرحیم نیر سکرٹری کی تجویز اور چوہدری فتح محمد سیال ایم اے میر مجلس کی تائید و مفتی محمد صادق صاحب مشنری کی تائید مزید سے ممبران انجمن احمدیہ لنڈن نے بالاتفاق قرار دیا کہ :۔

(۱) لنڈن کی احمدی جماعت حضرت احمد کی تعلیم اور حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ کی ہدایت کے مطابق تصدیق عہد نامہ صلح پر اظہار خوشی کرتی ہے۔ اور مصیبت زدہ دنیا کے صلح دامن سے مستفیض ہونے کے لئے دست بدعا ہوتی۔ اور حکومت برطانیہ و اس کے اتحادیوں کو صلحنامہ کے نہایت مشکل کام کے کامیاب اختتام پر مبارکباد دیتی ہے ٭

(۲) جماعت احمدیہ کے لئے حکومت برطانیہ کی خوشی میں حصہ لینے کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔ کہ یہ جماعت اس فتحمندانہ صلح میں حضرت احمد کی قبولیت دعا و ۳۰ سال گذشتہ کی شایع کردہ پیش گوئی کے پورا ہونے کا نشان دیکھتی ہے۔ حضرت احمد نے ازالہ اوہام میں آنیوالی عالمگیر جنگ کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرمایا تھا کہ

ہر شخص کا یہ فرض ہے۔ کہ آنیوالی جنگ میں انگریزوں کی فتح کے لئے دعا کرے۔ کیونکہ یہ لوگ ہمارے محسن ہیں اور ہم پر سلطنت برطانیہ کے بہت احسانات ہیں (مفہوم)

(۳) ان قرار دادوں کی ایک ایک نقل حضور ملک معظم قیصر ہند۔ وزیر اعظم برطانیہ۔ شہزادہ ویلز۔ وزیر خارجہ برطانیہ۔ حضور وائسرائے ہند۔ حضور لفٹنٹ گورنر پنجاب اور قائمقامان سلطنتہائے متحدہ کو بھیجی جائیں۔

چندہ ماہوار جماعت لنڈن

لنڈن کی جماعت ہفتہ سے کم و بیش چندہ دیتی رہی ہے۔ گو قلیل رقم ہونے کے باعث اس کا اسم وار ذکر آج تک نہیں کیا۔ مگر اللہ کے فضل سے اب ہم اس قابل ہیں۔ کہ ماہ دسمبر ۱۹۱۹ء میں جماعت نے جو چندہ دیا۔ اُسے تفصیل سے شایع کریں۔ تا ہمارے احباب کو معلوم ہو۔ کہ نو احمدی دلوں میں ابھی سے ذائقہ کا احساس ہے۔

فہرست چندہ وصول شدہ حسب ذیل ہے :۔

نام	پنس	شلنگ	پونڈ
محمد سلمان فیتھ	۰	۵	۰
مسٹر حنیف بیکن	۰	۱۰	۰
مسٹر سعید ولسن	۰	۵	۰
مسٹر داؤد فیتھ	۰	۵	۰
مسٹر عبداللہ بالٹسے	۰	۵	۰
مسٹر حسن ٹامسن	۰	۲	۰
مس امۃ اللہ کلائے	۶	۲	۰
مسٹر اسداللہ شیلے	۰	۱	۰
مسٹر بشیر الگزنڈر سہول سالار	۲	۱	۰
مسٹر اے۔ ڈی کار	۶	۵	۰
مسٹر ابراہیم ٹامس	۰	۱۵	۰
پروفیسر عبدالحی صاحب عرب	۰	۱۵	۰
مسٹر اے محمد	۰	۱	۰
مسٹر محمد تنکر	۰	۲	۰
مسٹر ایم۔ اسمٰعیل	۶	۲	۰
مسٹر جی۔ حسین	۶	۲	۰
کل میزان	۲	۰	۴

برادران! یہ رقم لنڈن کے اخراجات کے سامنے گو کچھ نہیں۔ مگر انشاء اللہ وہ وقت دور نہیں۔ جب یہاں کی جماعت اپنا خرچ خود برداشت کرے ٭

انعام پانیوالے ننھے بچے

جن برٹش احمدی بچوں کو ۴ جنوری کی دعوت اطفال میں قرآن سنانے کے بعد انعامات دئے گئے ان کے نام حسب ذیل ہیں :۔

(۱) سعیدہ فیتھ۔ (۲) فاطمہ فیتھ۔
(۳) بشیر فیتھ۔ (۴) فہمیدہ فیتھ۔
(۵) فسریدکار۔ (۶) وحیدہ کار۔
(۷) لیلیٰ کار۔ (۸) فاطمہ کار۔
(۹) ایڈی خان (۱۰) اے۔ ایچ۔ خان
(۱۱) ڈی یحییٰ (۱۲) بشیر بالٹسے

احباب ان چھوٹے پیارے بچوں کے لئے دعا فرمادیں۔ اور راقم الحروف کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کیونکہ مجھے ان کی ضرورت ہے۔

آپ کہاں ہیں؟

میری احسانات کو یاد رکھنے والی طبیعت اس امر کی خواہشمند ہے۔ کہ ڈاکٹر فتح دین صاحب۔ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب۔ بابو رحمت اللہ صاحب۔ سیٹھ علی محمد صاحب بنگلور۔ جناب محمد حیات صاحب اسسٹنٹ سپکٹر پولیس سب مجھے اپنی خیروعافیت سے مطلع فرمادیں ٭

ماہواری چندہ

اس ماہ میں چندہ ماہواری کی رفتار بہت سست پڑگئی ہے۔ ضروریات ماہواری شدید در پیش ہیں۔ بل دفاتر کے رُکے پڑے ہیں۔ احباب خاص طور پر اس طرف بھی توجہ فرمادیں ٭

خاکسار شیر علی عفا اللہ عنہ۔ ناظر اعلیٰ ۲۰/۲/۱۲

اخبار احمدیہ

ولادت

جناب ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کے ہاں ۳۱ جنوری ۱۹۲۰ء کو لڑکی متولد ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے اس کا نام امینہ بیگم رکھا۔ اور میاں احمد الدین زرگر قادیان کے ہاں ۶ و ۷ فروری ۱۹۲۰ء کی درمیانی رات لڑکا تولد ہوا۔ جو پانچ لڑکیوں کے بعد پیدا ہوا ہے۔ اور میاں فضل محمد خان صاحب اسسٹنٹ سکرٹری انجمن احمدیہ انبالہ چھاؤنی کے ہاں ۲۶ جنوری کو لڑکا پیدا ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو مبارک اور خادم دین بنائے۔

درخواست دعا

برادر کے۔ عبداللہ احمدی کوڈالی علاقہ مالابار سے لکھتے ہیں کہ وہاں دو بھائی عبدالرحمٰن صاحب اور کے۔ پی۔ محمد تکالیف میں ہیں۔ برادر عبدالصمد خان صاحب کلکتہ اور ان کے بھائی سرفراز خان صاحب کئی بیمار ہیں۔ برادر محمد اسحٰق صاحب امام مسجد موضع کھر پیڑان کی بیوی بیمار ہے۔ اور برادر محمد نعیم صاحب مونگھیر امتحان میٹرک میں شامل ہونگے۔ فرزان الدین کئی بیمار ہیں۔ میاں محمد شفیع صاحب مارٹن اٹرس بیمار ہیں اور ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب سفینہ دہلی درخواست دعا کرتے ہیں۔ بیماروں کیلئے صحت کی اور دوسرے بھائیوں کے مقاصد میں کامیاب ہونے کے لئے دعا کی جاوے ٭

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان - ۱۶ - فروری سنہ ۱۹۲۰ء

کیا آیت استخلاف سے سلطان ٹرکی کی خلافت ثابت ہو سکتی ہے

مولوی محمد علی صاحب پیغامی کے استدلالات پر نظر

الفضل کی گذشتہ سے پیوستہ اشاعت میں یہ بات دکھائی جا چکی ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے جماعت احمدیہ کے بانی کی تعلیم کے بالکل برعکس سلطان ٹرکی کی خلافت کو مان کر حضور علیہ السلام کی اور بہت سی تعلیمات کی بھی خلاف ورزی کی ہے۔ آج ہم چاہتے ہیں۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کے اس خطبہ جمعہ پر ایک نظر ڈالیں۔ اور ان کے استدلالات کو پرکھیں۔ جو انہوں نے ترکی سلطان کی خلافت کو منصوص اور آیت استخلاف کے ماتحت ثابت کرنے کے لئے ۱۶۔ جنوری سنہ ۱۹۲۰ء کو پڑھا اور ۲۵۔ جنوری سنہ ۱۹۲۰ء کے پیغام میں شایع ہوا ہے۔

مولوی محمد علی صاحب نے خطبہ کے ابتدا میں آیۃ استخلاف پڑھ کر بیان کیا۔ کہ اس آیت سے جو خلافت ثابت ہے۔ وہ دو قسم کی ہے۔ (۱) بادشاہت (۲) رُوحانی تربیت۔ اور خدا کا وعدہ ہے۔ کہ دونوں قسم کی خلافتیں قیامت تک مسلمانوں میں رہینگی خلفاء اربعہ کے زمانہ تک خلافت ملکی اور روحانی دونوں ایک جا جمع رہیں۔ یعنی خلفاء اربعہ بادشاہ بھی تھے۔ اور روحانی معلم بھی۔ مگر ان کے بعد بادشاہت سے تعلق رکھنے والی خلافت علیحدہ ہو گئی۔ اور روحانی تعلیم و تربیت سے تعلق رکھنے والی علیحدہ۔ بنو اُمیہ وغیرہ خاندانوں کی خلافت بادشاہت سے تعلق رکھنے والی خلافت تھی۔ اور روحانی تربیت کے لئے مجددین مبعوث ہوتے رہے۔ حضرت مسیح ناصری بادشاہ نہ تھے۔ اس لئے ان کے خلیفہ بادشاہ نہیں ہو سکتے۔ لیکن نبی کریم ؐ بادشاہ بھی تھے۔ اس لئے ان کے خلیفہ بادشاہ ہونے چاہئیں۔ ترکوں کی خلافت آیت استخلاف کے ماتحت بادشاہت سے تعلق رکھنے والی ہے۔ رُوحانی خلافت سے ان کا تعلق نہیں اور ان کے سوا اور کوئی مسلمان بادشاہ خلیفہ نہیں ہو سکتا۔ نہ امیر افغانستان نہ شاہ حجاز۔ کیونکہ امیر افغانستان مقامات مقدسہ کا فرمانروا نہیں۔ اور شاہ حجاز ترکوں کا باغی ہے۔ اور باغی ہر جگہ قابل سزا ہے پس ترک چونکہ مقامات مقدسہ اور جزیرہ عرب کے مالک ہیں۔ اور پانسو برس سے مالک چلے آتے ہیں۔ اس لئے وہی خلیفہ ہیں۔ اور کوئی نہیں۔ آخر میں لکھا ہے کہ:۔

"سلطان ٹرکی خلیفہ ہے۔ اور آیۃ استخلاف کے تحت اس کی بادشاہت بوجہ مرکز پر حکمران ہونے اور مقامات مقدسہ کی خدمت حفاظت کرنے کے خلافت اسلامی کا حکم رکھتی ہے۔ اور وہی اس خلافت اسلامی کا صحیح حقدار ہے"

یہ ہے خلاصہ مولوی محمد علی صاحب کے خطبہ کا جو ہم نے اپنے لفظوں میں لکھا ہے۔ اب ہم مولوی صاحب سے اس کے متعلق بعض امور دریافت کرنا چاہتے ہیں امید ہے۔ وہ ان پر روشنی ڈالیں گے۔ اور کسی قسم کے ایچ پیچ سے کام نہ لینگے۔

مولوی صاحب نے اپنے اس خطبہ کو آیت استخلاف سے مخصوص بیان کیا ہے۔ اور اپنے خلیفہ سلطان ترکی کی خلافت کو آیت استخلاف کے ماتحت قرار دیا ہے مگر جب ہم اس آیت کو دیکھتے ہیں۔ تو اس میں خلفاء کے متعلق یہ لکھا ہے کہ:۔

(۱) وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنهم فی الارض کما استخلف الذین من قبلهم
(۲) ولیمکنن لهم دینهم الذی ارتضیٰ لهم۔
(۳) ولیبدلنهم من بعد خوفهم امنا۔

ترجمہ بالفاظ مولوی محمد علی صاحب۔

(۱) "وعدہ کیا ہے اللہ نے ان لوگوں سے جو ایمان لائے۔ اور جنھوں نے اعمال صالح کئے۔ کہ اللہ یقیناً ان کو زمین میں خلیفہ بنائے گا۔ جس طرح اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا۔"

(۲) "اور یقیناً ان کے دین کو ان کے لئے تمکنت اور استحکام دے گا۔ جو اس نے ان کے واسطے پسند فرمایا ہے۔"

(۳) "اور تحقیق ان کے خوف کو امن سے بدل دیگا۔"

اب ظاہر ہے۔ کہ آیت استخلاف میں مسلمانوں کو جس خلافت کا وعدہ دیا گیا ہے۔ اور جو وجود اس خلافت کے مظہر ہونگے۔ ان کے صفات بھی ان آیات میں ہی بیان کر دئے گئے ہیں۔ پس ہم مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ اگر جناب مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک ترکی سلطان کی خلافت اسی آیت استخلاف کے ماتحت "خلافت مخصوصہ موعودہ" ہے۔ اور بالفاظ ان کے "اللہ تعالےٰ کے وعدہ کے مطابق ترک اس حصہ خلافت کے ضرور مالک ہیں۔ جو بادشاہت سے تعلق رکھتا ہے" تو پھر ضروری ہے۔ کہ وہ یہ بھی تسلیم کریں۔ کہ ترک اٰمنوا منکم وعملوا الصالحات کے پورے پورے مصداق ہیں۔ اور ان کے تمام اعمال اور افعال شریعت اسلامی کے عین مطابق ہیں۔ کیونکہ خواہ مولوی محمد علی صاحب خلافت اسلامی کے دو پہلو چھوڑ کر بیسیوں پہلو گھڑ لیں۔ مگر آیت استخلاف کے ان الفاظ کو ہرگز نہیں بدل سکتے۔ جو پکار پکار کر کہہ رہے ہیں۔ کہ اس وعدہ کے ماتحت وہی خلیفہ ہو گا جو اٰمنوا وعملوا الصالحات کا مصداق ہو گا اور یہ ہرگز نہیں نکلتا۔ کہ رُوحانی تربیت کے لئے جو خلیفہ ہو گا۔ وہ اٰمنوا وعملوا الصالحات کا مصداق ہو گا۔ اور جو ملکی خلیفہ ہو گا۔ اس کے لئے یہ ضروری نہیں ہے۔ وہ فاسق و فاجر ہو کر بھی اسی

خلافت منصوصہ موعودہ کا علم بردار ہو گا۔ پس جبکہ مولوی محمد علی صاحب ٹرکی خلافت کو آیت استخلاف کے ماتحت منصوصہ اور موعودہ خلافت قرار دیتے ہیں۔ تو پھر ان پر سلطان ٹرکی کے تمام افعال اور عقائد کو شریعت اسلامی کے مطابق سمجھنا اور ان کی تقلید کرنا بھی فرض ہے۔ ورنہ وہ اسی آیت کے اس حصہ کے ماتحت آجائینگے۔ کہ ومن کفر بعد ذٰلک فاولٰئک ھم الفاسقون۔ لیکن تعجب ہے۔ کہ ایک طرف تو وہ خلافت ٹرکی کو آیت استخلاف کے ماتحت خلافت منصوصہ موعودہ قرار دیتے ہیں۔ اور دوسری طرف اس کے جُوئے سے اپنی گردن نکالنے کے لئے اسی خطبہ جمعہ میں یہ کہہ رہے ہیں کہ "تخت حکومت پر ایک فاسق فاجر بھی بیٹھ سکتا ہے"۔

کیا یہ صاف اور صریح الفاظ میں خدا تعالیٰ کے ان الفاظ کو جھٹلانا نہیں کہ وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصالحات۔ کیا مولوی محمد علی صاحب بتلائیں گے۔ کہ اگر وہ ترکوں کو اٰمنوا منکم و عملوا الصالحات کا مصداق نہیں سمجھتے۔ تو پھر ٹرکی کی خلافت کو خلافت منصوصہ موعودہ کیونکر کہتے ہیں۔ کیا ان کے خیال میں قرآن کریم کی کوئی اور ایسی نص ہے جس سے ظاہر ہے۔ کہ تخت حکومت پر ایک فاسق و فاجر بھی بیٹھ کر اسلامی خلیفہ ہو سکتا ہے۔ ہم بہت ہی ممنون ہوں گے۔ اگر مولوی صاحب قرآن کریم کی کسی ایسی نص کا پتہ بتائینگے۔ ہاں اگر وہ سلطان ٹرکی کو اٰمنوا منکم وعملوا الصالحات کا حقیقی مصداق سمجھ کر خلیفہ تسلیم کرتے ہیں۔ تو پھر اپنے اعتقادات چھوڑ کر اس کا پیرو بن جائیں۔ ان دونوں صورتوں میں سے جو صورت مولوی صاحب آسان اور مفید سمجھیں اختیار کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر ان میں سے کوئی صورت بھی اختیار نہ کریں۔ تو سوائے اس کے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود کی تعلیم کو ترک کرنے کے ساتھ ہی عقل و خرد کو بھی جواب دے بیٹھے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ایسی بہکی بہکی باتیں کرتے ہیں۔

پھر ہم کہتے ہیں کہ آیۃ استخلاف میں جو یہ بتلایا گیا ہے۔ کہ ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم۔ اس کے معنے دو طرح ہو سکتے ہیں۔ ایک تو وہ جو مولوی محمد علی صاحب نے بیان کئے ہیں کہ ان کے دین کو ان کے لئے تمکنت اور استحکام دیگا" دوسرے یہ کہ ان خلفاء کے ذریعہ جو خلافت منصوصہ موعودہ سے سرفراز ہونگے۔ اس دین کو جو ان کے لئے خدا نے پسند کیا۔ دنیا میں قائم کرے گا۔ دونوں صورتوں میں آیت کا یہ جزو سلطان ٹرکی پر منطبق نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ دین حقہ ان کے ذریعہ قائم نہیں ہوا۔ بلکہ ان کے باعث دن بدن ضعیف ہوتا گیا۔ اور جب سے انہوں نے خلافت کا ادعا کیا۔ ایک منٹ بھی ایسا نہیں آیا۔ کہ دین کی عزت ان کے ذریعہ بڑھی ہو۔ اور لوگوں کے دلوں میں بیٹھی ہو۔

دوسرے اگر یہی معنی ہیں۔ کہ ان کے دین کو تمکنت دیگا۔ تو سوال یہ ہے۔ کہ ترک سلطان کا جو کچھ بھی مذہب ہے۔ وہ بہر حال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مذہب کے خلاف ہے۔ اور وہی ہے۔ جس کی خرابیاں اور نقائص کو دیکھ کر خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو مبعوث کیا۔ تا کہ وہ اس کے خلاف آسمانی نشان دکھائیں۔ اور حقیقی دین کو قائم کریں۔

اب اگر اس آیت کے یہ معنے کئے جائیں کہ خلفاء کا مذہب قائم کیا جائے گا۔ اور مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک ترک سلطان اس آیت کے ماتحت خلیفہ برحق ہے۔ تو اس کے صاف معنے یہ ہونگے۔ کہ اس مذہب کو جسے مسیح موعود نے آکر زندہ کیا۔ بیخ و بُن سے اکھاڑا جائے گا۔ اور اس کی بجائے ان خیالات کو قائم کیا جائے گا۔ جو اس وقت ترکوں کے ہیں۔ پس جب حقیقت یہ ہے۔ کہ آیۃ استخلاف کے ماتحت مولوی محمد علی صاحب ترکی سلطان کو اپنا خلیفہ مان رہے ہیں۔ تو کیوں اس کے مذہب کو جو غیر احمدیت ہے علی الاعلان قبول نہیں کرتے۔ جبکہ ان کے نزدیک نص صریح موجود ہے۔ کہ خدا سلطان ٹرکی کے خیالات کو قائم کرے گا۔ اور احمدیت کو جو مسیح موعود کا مذہب ہے۔ مٹائے گا۔ (نعوذ باللہ) پھر کیوں وہ عبث طور پر اپنے تئیں احمدیت کی طرف منسوب کرتے چلے جاتے ہیں۔

اس آیت کے دوسرے جزو میں بتلایا گیا ہے۔ کہ ان خلفاء کے ذریعہ خوف کو امن سے بدلا جائے گا۔ یا ان خلفاء کے ہی خوف کو امن سے بدل دیا جائے گا۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ اگر خلافت ٹرکی آیت استخلاف کے ماتحت ہے۔ تو کیا اس کے ذریعہ کبھی مسلمانوں کا خوف امن سے بدلا گیا۔ یا کم از کم ترکوں کا ہی خوف امن سے بدلا گیا۔ اس کا جواب ہر ایک شخص جو سلطنت ترکی کے حالات سے واقفیت رکھتا ہے۔ یہی دے گا۔ کہ ایک عرصہ سے کوئی دن ترکی سلطنت اور ترکی سلطان پر ایسا نہیں چڑھا۔ جس نے ان کے خوف کو نہ بڑھایا۔ اور کوئی رات ایسی نہیں آئی۔ جس میں اس کے خوف میں اضافہ نہ ہوا پھر کس طرح کہا جا سکتا ہے۔ کہ ترک سلطان کی خلافت اس آیت کی مصداق ہے۔ جس میں خلیفہ کے متعلق یہ وعدہ دیا گیا ہے۔ کہ اس کے ذریعہ خوف کو امن سے بدل دیا جائے گا۔ اور اس کو کوئی خوف و خطر نہ ہو گا۔ چونکہ مولوی محمد علی صاحب نے اپنے آپ ہی خلافت اسلامی کے دو جزو قرار دے کر ایسی تقسیم کی تھی۔ کہ اس کے رو سے ہر ایک ایسے شخص کو جو مسلمان کہلاتا اور کسی حصہ ملک پر حکومت کرتا ہو۔ خلیفہ کہا جا سکتا تھا۔ اس لئے اس کی روک تھام کرنے اور صرف سلطان ٹرکی کو "خلافت منصوصہ موعودہ" کا مصداق ثابت کرنے کے لئے مولوی صاحب نے اس کا بھی فیصلہ کر دیا۔ اور کہہ دیا کہ ترک سلطان ہی خلیفہ ہو سکتا ہے۔ امیر افغانستان خلیفہ نہیں ہو سکتا۔ نہ کوئی اور۔ دوسرا مسلمان بادشاہ خلافت کا مستحق ہے۔ کیونکہ مقامات مقدسہ ترک سلطان کے ہی ماتحت ہیں۔ مگر ہم سوال کرتے ہیں۔ کہ وہ کونسی نص ہے جس کی بناء پر مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ مقامات مقدسہ کی حکومت کے باعث ترک سلطان خلیفہ ہے۔ اور وہ شخص خلیفہ نہیں ہو سکتا۔ جو مقامات مقدسہ پر قابض نہ ہو اگر مولوی صاحب کے اس استدلال کو درست مان لیا جائے۔ تو پھر نعوذ باللہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خلافت کا بھی انکار کرنا پڑے گا۔ کیونکہ ایک وقت حضور علیہ السلام

پہلی ایسا آیا ہے۔ جبکہ آپ بادشاہ تھے۔ مگر کعبۃ اللہ جس کا تقدس وتطہر تمام دیگر مقامات مقدسہ سے بہت بڑھا ہوا ہے۔ آپ کے قبضہ میں نہ تھا۔ پس مولوی صاحب کی یہ خود ساختہ دلیل کہ وہی خلیفہ ہو سکتا ہے۔ جو مقامات مقدسہ کا حاکم ہو۔ اس بات سے بالکل غلط ہو جاتی ہے۔ کہ مکہ جیسا مقام کفار کی حکومت میں ایک زمانہ تک رہا۔ اور رسول کریم باوجود بادشاہ ہونے کے اس پر قابض نہ تھے۔ لیکن کوئی شخص نہیں جو مسلمان کہلاتا ہو۔ اور آپ کی خلافت سے انکار کر سکے ⁂

غرض یہ نہ کوئی شرعی مسئلہ ہے۔ اور نہ اس کے متعلق کوئی نص ہے۔ کہ مقامات مقدسہ کا حاکم خلافت اسلامی کا وارث ہوتا ہے۔ یہ ایک خیال خام ہے جس کو مولوی محمد علی صاحب بدقسمتی سے نص اور دلیل بنا رہے ہیں۔ سلطان ٹرکی کو مولوی محمد علی صاحب کے خلیفہ قرار دینے پر ایک بڑا اور اہم سوال یہ دریافت طلب ہے۔ کہ وہ سلطان ٹرکی کو کس غرض اور غایت کو مدنظر رکھ کر خلیفہ مانتے ہیں۔ اور اس کی خلافت سے ان کو کیا نفع اور فائدہ ہونے کی توقع ہے اور ان کے عقائد پر سلطان ٹرکی کو خلیفہ ماننے کا کیا اثر پڑتا ہے؟ جب ان کے نزدیک سلطان ٹرکی کی خلافت "خلافت منصوصہ موعودہ" نہیں ہے۔ تو اس کے متعلق یہ تو نہیں کہا جا سکتا۔ کہ اس کے ماننے سے اعمال اور افعال پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ کیونکہ اگر ایسا ہو تو ایسی خلافت کا ہونا نہ ہونا اور ماننا نہ ماننا برابر ہے۔ پس ہم پوچھتے ہیں۔ مولوی محمد علی صاحب سلطان ٹرکی کی روحانی خلافت کے تو منکر ہیں۔ باقی رہی اس کی بادشاہت۔ سو اس سے ان کا کیا تعلق ہے کیا وہ جو احکام دے۔ ان کی پیروی کرنا مولوی صاحب پر فرض ہے۔ اور مولوی صاحب مجبور ہیں۔ کہ ان کی پابندی کریں۔ اگر پابند ہیں۔ تو اس کے معنے یہ ہوئے۔ کہ مولوی صاحب ہندوستان میں بستے ہوئے ترکوں کی سلطنت میں رہتے ہیں۔ اور اگر اس کے احکام ماننے کے لئے تیار نہیں۔ تو پھر اس خلافت کے ماننے اور اس کو اسلامی خلافت ٹھہرانے کا کیا مطلب اور کیا مدعا؟

ہمارے نزدیک مولوی صاحب نے سلطان ٹرکی کی روحانی خلافت سے انکار کرکے اس مسئلہ کو بالکل کمزور کر دیا ہے۔ کیونکہ اگر وہ اس کو کوئی مذہبی حیثیت دیتے۔ تو البتہ اس کا ماننا کچھ موثر بھی ہو سکتا تھا مگر جب وہ اس کو محض بادشاہ ہی مانتے ہیں۔ تو پھر اس کی کوئی حیثیت نہیں رہتی۔ اور ایسے بادشاہ ایک نہیں کئی ہو سکتے ہیں۔ جو اپنے اپنے علاقہ میں اپنے احکام منوا سکتے ہیں۔ اور یہ تو ہم بھی مانتے ہیں کہ سلطان ٹرکی ایک بادشاہ ہے۔

مولوی محمد علی صاحب نے سلطان ٹرکی کے مستحق خلافت ہونے کی سب سے بڑی دلیل یہ دی ہے۔ کہ وہ پانسو برس سے خلیفہ چلا آتا ہے۔ مگر یہ بہت ہی بودی دلیل ہے۔ کیونکہ اگر یہ اصل درست ہو۔ کہ جو خاندان پرانا حکومت کرتا چلا آتا ہو۔ وہ آئندہ بھی حاکم رہنے کا مستحق ہے۔ تو ترکوں سے زیادہ بنو امیہ اور بنو عباس کے اجڑے ہوئے اور برباد شدہ خانوادے مستحق خلافت ہیں۔ جنہوں نے سینکڑوں سال "اسلامی خلافت" کے پرچم اڑائے۔ اور بادشاہتیں کیں ⁂

مولوی محمد علی صاحب نے بتایا ہے کہ اسلام میں خلافت کا ہمیشہ سے سلسلہ چلا آتا ہے۔ اور ہمیشہ تک چلتا رہے گا۔ مگر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ایک بادشاہ کے بعد دوسرا بادشاہ تو قائم ہوا۔ مگر مولوی محمد علی صاحب روحانی سلسلہ کے متعلق یہ کہتے ہیں۔ کہ اس میں ایک خلیفہ کے بعد پھر انجمن جانشین ہو جایا کرتی ہے اور خلافت کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ جب حضرت مسیح موعود فوت ہو گئے۔ تو آپ کے بعد غلطی سے حضرت مولانا نور الدین خلیفہ اول رض کو تو انہوں نے روحانی خلیفہ تسلیم کر لیا۔ مگر ان کے بعد دوسرے خلیفہ کی خلافت کو ماننے سے انہوں نے بالکل انکار کر دیا اور کہہ دیا۔ کہ مسیح موعود کے سلسلہ میں خلافت کا وجود ہی نہیں ہے جس کے معنے یہ ہوئے۔ کہ روحانی سلسلہ بانی سلسلہ کے وجود پر ہی ختم ہو جاتا ہے مگر جسمانی خلافت یا بادشاہت کے لئے وہ یہ اصول قرار نہیں دیتے۔ بلکہ اس کے متعلق فرماتے ہیں۔ کہ وہ ہمیشہ رہے گا۔ اور کبھی منقطع نہ ہو گا۔

پھر حیرت ہے۔ کہ ایک طرف تو مولوی صاحب ترکی خلافت کو مذہب سے الگ کرکے محض بادشاہت قرار دیتے ہیں۔ اور دوسری طرف اس کو "مسلمانوں کے مذہبی امور" میں سے قرار دیتے ہیں۔ معلوم نہیں۔ ان دونوں اقوال کی مطابقت وہ کس طرح کر سکتے ہیں ⁂

بالآخر ہم کہتے ہیں کہ آیت استخلاف سے صاف پتہ لگتا ہے۔ کہ جو خلیفہ اس آیتہ کے ماتحت ہو گا۔ وہ ایسا نہیں ہو گا۔ جو اس امر کا محتاج ہو۔ کہ لوگ اس کی خلافت کے قیام کے لئے ایجی ٹیشن کریں۔ شور مچائیں۔ اور درخواستوں پر درخواستیں کریں۔ بلکہ خدا اس کے لئے اس قسم کے سامان پیدا کرے گا۔ کہ دنیا اس کی طاقت عظمت و جلالت کے آگے خود بخود جھکیگی۔ اور اگر مذہبی و روحانی خلافت کا مالک ہو گا۔ تو کوئی مذہب اس کے مقابلہ میں نہ آئے گا۔ اگر بادشاہ ہو گا۔ تو کوئی طاقت اس کا مقابلہ نہ کر سکیگی۔ سلطان ٹرکی کی جو کچھ حقیقت ہے وہ تو ظاہر ہی ہے۔ پھر کس طرح کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ آیت استخلاف کے ماتحت خلیفہ ہے ⁂

ریویو

احمدی جنتری سنہ ۱۹۲۰ء

برادرم محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان تین سال سے باقاعدہ جنتری شائع کر رہے ہیں۔ جو بہت مفید اور کار آمد ثابت ہوئی ہے۔ انکی شائع کردہ سال حال کی جنتری اس وقت ہمارے سامنے ہے جس میں عیسوی۔ ہجری اور بکرمی تاریخوں کے علاوہ سلسلہ احمدیہ کے متعلق نہایت مفید ذخیرہ جمع کر دیا گیا ہے اور ساتھ ہی تحریرات حضرت مسیح موعود اور احادیث سے ضروری نصائح درج کی گئی ہیں۔ ہمارے خیال میں نہ صرف اس جنتری کا ہر ایک احمدی کے پاس موجود ہونا ضروری ہے۔ بلکہ غیر احمدیوں کو بھی خرید کر دینی چاہیئے۔ $\frac{20 \times 26}{8}$ کے پچاس صفحوں پر ختم ہوئی ہے۔ اور لکھائی چھپائی اور کاغذ ہے۔ قیمت ۲؍ ۔ احباب مذکورہ بالا پتہ سے طلب کریں ⁂

صلائے عام

(ایک انگریز کے قلم سے)

کیا میں ناظرین (الفضل) سے یہ اپیل کر سکتا ہوں کہ وہ تا بحد امکان ہندوستانیوں اور انگریزوں اور رعایا اور گورنمنٹ کے مابین بہتر خیالات پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ مسٹر گاندھی نے ہمیں یاد دہانی کی ہے۔ کہ شہنشاہ معظم نے اپنا دست شفقت دراز کیا ہے اور ہندوستانی اس صفت کے لئے مشہور نہیں ہیں۔ کہ وہ محبت کا جواب محبت سے نہ دیں ؎

ایسے وقت میں جبکہ دنیا کے بڑے حصہ میں بے اطمینانی طاری ہے۔ اور وبائے بالشوازم نے خوشحالی کو ہلاک کر دیا ہے۔ اور یہ مرض سلطنت روس اور ایشیا کے وسیع رقبوں میں سوسائٹی کی بنیادوں کو متزلزل کر رہی ہے۔ ہندوستان کو یہ موقعہ ملا ہے کہ فرزانگی کے حصن حصین اور مشرق میں تہذیب کے سب سے بڑے گماشتے کی حیثیت سے اپنی تقدیر کو عمدہ سانچہ میں ڈھال لے۔ عزت اور امن اور خوشحالی اسے صرف منہ مانگے مل سکتی ہے۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے۔ کہ جو لوگ اس پوزیشن میں ہیں۔ کہ ملک کی رہنمائی کر سکتے ہیں۔ وہ تعصب کو دور کر کے توازن دماغ کو قائم رکھیں۔ سال گذشتہ کی تلخی اور شکوک کو فراموش کر دینا چاہیئے۔ اور گلہ و شکوہ کا خاتمہ کرنا چاہیئے۔ مقتضائے وقت تعمیر کن کام ہے۔ نہ کہ تباہ کن باتیں کرنے کا۔ میر عمارت نے عمارت کا جو نقشہ بنایا ہے۔ وہ پسند کر لیا گیا ہے۔ بنیادیں رکھی جا رہی ہیں۔ معماروں میں اگر ہم آہنگی رہیگی۔ تو عمارت کا استحکام یقینی ہے۔ آؤ فوراً کام شروع کریں۔ اور بیہودہ نکتہ چینی اور ناواجب مطالبات سے محترز رہیں (؟) فلاں قسم کی ہوں۔ اور فلاں معمار نیک نیت ہے یا نہیں ہے۔ ان تفصیلات میں جانا کیسی ہی اہمیت رکھتا ہو۔ لیکن سب سے ضروری اور پہلی بات یہ ہے کہ نہ صرف عمارت کی تعمیر کے امکان پر عام اعتماد ہو۔ بلکہ اس کی ناگزیری پر بھی۔ اس کے منہدم کرنے والے سب سے بڑھ کر وہ لوگ ہیں۔ جو نسلی منافرت سے متحرک ہو کر کاریگروں کے درمیان وہ کھلبلی پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ جو بابل کا مینار بنانے والوں کے مابین نمودار ہوئی تھی۔ یہ لوگ اگر کامیاب ہو گئے۔ تو ان کے کام کا نتیجہ ایک بہت بڑے قبرستان کے سوا کچھ نہ ہو گا۔ اور تباہی کے سوا کچھ نہ ہو گا۔ اور غیر مکمل بنیادوں کا صرف ایک ڈھیر باقی رہ جائے گا ؎

ہمیں امید کرنا چاہیئے۔ کہ جو لوگ اسوقت تعمیر کے کام میں حارج ہیں۔ اور اس کے متعلق شبہ کرتے ہیں۔ ان کا عقیدہ بدل جائے گا۔ جو لوگ اسوقت یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ بنیاد ہی نہیں رکھی گئی۔ وہ بہت جلد دیکھ لیں گے۔ کہ ابھی اینٹ پر اینٹ بتدریج رکھی جائے گی۔ اور عمارت کی دیواریں تیار ہو جائینگی اور بعد ازاں چھت بھی مکمل ہو کر رہے گی۔ اعتماد کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ اس لئے کہ کسی کام کی ابتداء انتہا سے مشکل ہوا کرتی ہے۔ اعتماد تخیل کے بغیر کام نہیں دے سکتا۔ اور تخیل جاننے کے لئے کسی مادی چیز کا وجود ضروری ہے۔ یہ مادی شے ہمارے سامنے اصلاحات ہند کی صورت میں متشکل ہے آیندہ دو سال پر تمام کامیابی کا انحصار ہے۔ جب زمین سے دو فٹ اونچی دیوار کھڑی ہو گئی۔ تو منکر مقر ہو جائینگے۔ اور باطل گمانوں کو یقین آ جائے گا اگر ہم اس حد تک کام کریں۔ تو ہر شخص ہماری مدد کریگا جو لوگ اسوقت مخل ہیں۔ وہ شرارت سے باز آ جائینگے اور کسی کو مداخلت بیجا کی جرأت نہیں ہو گی۔ جو لوگ معماروں کو دھکی دیتے ہیں۔ وہ انتہا پسند فریق ہے جو انگریزوں میں بھی ہیں۔ اور ہندوستانیوں میں بھی۔ میں کسی خاص مسلمہ پولیٹیکل گروہ کو انتہا پسند نہیں کہتا۔ برطانوی انتہا پسند تو وہ لوگ ہیں۔ جو ریفارم سکیم کو ناقابل عمل کہتے ہیں۔ اور ہمیں ہوائی قلعے بنانے والا سمجھتے ہیں۔ اور ہندوستانی انتہا پسند وہ ہیں جو سکیم کو دام تزویر خیال کرتے ہیں۔ کہ یہ ہمارے خاموش کرنے کا آلہ ہے۔ اور کہتے ہیں۔ کہ ہمارا ارادہ تعمیر کرنے کا نہیں۔ بعض جنون پسند لوگ بھی انتہا پسند ہیں۔ جو یقین رکھتے ہوئے بھی ہم سے اتنی نفرت کرتے ہیں۔ کہ ہم سے کوئی عطیہ لینے کے لئے تیار نہیں ؎

مجھے اس بات کا بھی علم ہے۔ کہ جو اصحاب یہ سطور پڑھینگے وہ ہر روز جلیانوالہ باغ کے سانحہ جانگداز کی یاد اپنے دل میں تازہ کرتے رہتے ہیں۔ اور تصویروں اور تقریروں اور پرچوں۔ چٹھیوں اور اخبارات میں مضمونوں کے ذریعہ اس انتقام کے شعلہ کو روشن رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جو رنجیدہ واقعات نے لوگوں کے دلوں میں مشتعل کر دیا ہے۔ میں مانتا ہوں کہ انسدادی تدابیر سخت اور ہیبت ناک تھیں۔ اگرچہ ساتھ ہی مجھے اس امر کا بھی یقین ہے۔ کہ آفیسر کمانڈنگ خلوص نیت سے سمجھتا تھا کہ سینکڑوں کے مارنے سے ہزاروں کی جانیں محفوظ ہو جائینگی۔ آفیسر کمانڈنگ کا یہ فعل پرشین طریق تشدد کی مانند بتایا جاتا ہے۔ مجھے اس خیال میں شائبہ حقیقت بھی نظر آتا ہے۔ محاربہ عظیم میں اُلجھ کر ہم پر جنگ کی حقیقت آشکارا ہو گئی ہے۔ جس سے ہمارے دل سخت ہو گئے ہیں۔ اور واقعات سے متاثر ہو کر رحم کے جذبے کو کام میں لانے کا رجحان ہمارے دلوں میں پیدا ہو گیا ہے۔ اور ہماری روش بھی اس جراح کی مانند ہو گئی ہے۔ جو زندگی بچانے کی خاطر بیمار عضو کو کاٹ ڈالتا ہے۔ میں خیال نہیں کرتا۔ کہ ۱۹۱۴ء میں اس قسم کا خون آشام منظر ہمارے پیش نظر ہو سکتا تھا۔ لیکن جو لوگ امن و امان کی زندگیاں بسر کرتے ہوئے اہم واقعات پر اپنی آراء قائم کرتے ہیں۔ انہیں ایک ایسے سپاہی کی طبیعت اور رجحان کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جو کئی سال تک ہر گھڑی موت کے منہ میں رہ چکا ہو۔ اور موت کی گرم بازاری سے اچھی طرح آشنا ہو چکا ہو۔ میں یہ اس لئے نہیں کہتا کہ اس سے پنجاب میں جذبات کی تلخی میں کوئی کمی واقع ہو سکتی ہے۔ البتہ میں انصاف پسند پنجابیوں سے یہ سوال ضرور کروں گا۔ کہ کیا بعض واقعات ایسے نہیں جو ہم انگریزوں کو بھی بھلا دینے کی ضرورت ہے ہمیں بھی

بے کس خواتین پر وحشیانہ حملوں کی یاد کو بھلا دیتا اور معاف کرتا ہے۔ جنھوں نے کہ اپنی عمریں لوگوں کی خدمت صرف کی ہیں۔ ہمیں بھی بے گناہ انگریزوں کے قتل کو معاف کرنا ہے۔ جن کا نہایت وحشیانہ طریق پر ارتکاب ہوا تھا انسانیت کے احترام میں ہمیں ان واقعات کو اپنے دل سے حرف غلط کی طرح محو کر دینا چاہیئے۔ اور نئی زندگی شروع کرنی چاہیئے ✽

میں اوسط درجہ کے انگریز کے نقطہ خیال سے ہندوستانیوں کو اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ باہمی مصالحت کے لئے تیار ہو جائیں۔ شاید آپ یہ سوال کریں۔ کہ میرے ہم وطنوں نے زخموں کو مندمل کرنے اور واقعات پنجاب سے اور گورنمنٹ کی انسدادی تدابیر سے پیدا شدہ خلیج منافرت کو عبور کرنے کے لئے کیا کیا ہے۔ اور کیا کر رہے ہیں۔ اس معاملہ میں میرا ضمیر بالکل صاف ہے اور میں اعتماد کرتا ہوں۔ کہ کوئی غیر متعصب ہندوستانی اس امر سے انکار نہیں کرے گا۔ کہ گورنمنٹ تفویض اختیارات کے لئے راستہ صاف کرتے میں باہمی مصالحت کی خاطر انتہائی کوشش کر رہی ہے۔ جدید اصلاحات اور سیاسی مجرموں کے لئے مرحمت خسروانہ سے تلخی اور شبہات دور ہو جانے چاہئیں تھے۔ لیکن ابھی تک جابرانہ گورنمنٹ کا صُور پھونکا جا رہا ہے۔ میں پوچھتا ہوں۔ کہ لوگوں کی آزادی پر کونسی قیود عائد ہیں۔ آزادی تقریر اور آزادی پریس پر کونسی بندشیں ہیں؟ ماسوائے خاص قوانین کے جو سوسائیٹی کے تحفظ کے لئے خاص ضرورت کی خاطر مرتب کئے گئے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ ان کا استعمال کس حد تک کیا گیا تھا؟ علی برادران نے شاہی نوازش کے طفیل مخلصی پاتے ہی ایک دو دن بعد امرتسر میں تقریروں کا سلسلہ شروع کیا۔ اور مسلمانان ہندوستان کو برطانوی گورنمنٹ کے خلاف مشتعل کیا۔ انہوں نے اپنے ہموطنوں کو یہ مشورہ دیا۔ کہ اگر ٹرکی کے مستقبل کا فیصلہ تمہارے حسب منشا نہ ہو۔ تو لڑتے ہوئے شہید ہو جاؤ۔ مسٹر شوکت علی نے حاضرین سے پوچھا۔ کہ کیا آپ برطانوی رعیت بننا چاہتے ہیں یا مسلمان بننا۔ مسٹر محمد علی نے ان کو زوردار لفظوں میں کہا کہ وہ خدا کی رعایا ہیں۔ برطانیہ عظمی کی رعایا نہیں ہیں۔ اور ان کو بیت اللہ کے احترام کے تحفظ میں اپنی اور اپنی ماؤں کی جانیں تک قربان کر دینی چاہیئیں ✽

جس شہنشاہی رحم کی بدولت ایسے جوشیلے اشخاص رہا ہو کر آزادی سے چل پھر رہے ہیں۔ اس سے گورنمنٹ کے اس رویہ کا ثبوت ملتا ہے۔ جو گورنمنٹ نے مبارک شاہی اعلان کے وقت دکھلایا ہے۔ اور پُرامن اور باقاعدہ گورنمنٹ کا نظم و نسق کرنیوالے حکام کے اس ارادے کا انکشاف ہوتا ہے۔ جو انہوں نے فسادات کو فراموش کرنے کے لئے ظاہر کیا ہے ✽

سرایڈورڈ میکلیگن جب سے صوبہ پنجاب کے لفٹنٹ گورنر ہو کر لاہور میں تشریف لائے ہیں۔ تقریباً اپنی ہر ایک تقریر میں امن کی ضرورت پر زور دیتے رہے ہیں کہ گورنمنٹ اور رعایا کے درمیان خوشگوار سمجھوتہ قائم رکھنے کے لئے باہمی کوشش کی جائے۔ اور انہوں نے اپنے قول و فعل میں شہنشاہ معظم کی اس خواہش کو مدنظر رکھا ہے۔ کہ جہاں تک ممکن ہو۔ رعایا اور ذمہ وار حکام کے درمیان تلخی کا کوئی نشان باقی نہ رہے چنانچہ شہنشاہ معظم نے اسی مقصد کے لئے پولیٹکل قیدیوں پر مراحم خسروانہ کا اظہار کیا تھا۔ اور ہندوستان کا ہر ایک حقیقی محب وطن ملک معظم کی اس امید کو تقویت دیگا۔ کہ "ہندوستان کے لوگ آئندہ ایسا رویہ اختیار کرینگے۔ جس کے باعث ایسے جرائم کے لئے کبھی قانون نافذ کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی" نئے دور کا آغاز ہو چکا ہے۔ ملک معظم کو اپنے افراد پر اعتماد ہے۔ کہ وہ ہندوستانی لوگوں کے ساتھ گذشتہ ایام کی طرح اچھا برتاؤ کر کے اپنی وفادارانہ خدمت کے مقصد اعلےٰ کی تکمیل کرینگے۔ جب تک انگریز اس اعتماد کو زائل نہ کریں۔ ہندوستانیوں کو چاہیئے۔ کہ وہ ان پر کامل بھروسہ رکھیں۔ بحیثیت قوم ہندوستان کا مستقبل آئندہ چند سال اور خاصکر چند ماہ کے اندر اس کے لیڈروں کی دانائی اور بردباری پر منحصر ہے۔ اور جناب والا! میں آپ کے ناظرین سے اسبات کی التجا کرتا ہوں۔ کہ جہاں تک ہو سکے۔ وہ پرانے زخموں کو تازہ کرنیوالے ان اشخاص کی بات کو بالکل باور نہ کریں۔ جو تلخی کو از سر نو پیدا کر کے نئے ہندوستان کے سرچشمہ حیات کو زہر آلود کرنے کے درپے ہیں ✽

میں ہوں آپ کا خادم

"ایک انگریز"

منیجر کی ضروری گذارش

(۱) ہر الفضل کی پیشانی پر لکھا ہوا موجود ہے کہ "مضامین بنام ایڈیٹر۔ کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام منیجر ہو"

باوجود اس کے کئی احباب اسکے خلاف عملدرآمد کرتے ہیں۔ اور اخبار کی بندش۔ اجراء۔ عدم رسیدگی پرچہ یا حساب کتاب کے متعلق ایڈیٹر کو مخاطب کرتے ہیں جس کا نتیجہ سوائے اسکے کچھ نہیں کہ تعمیل دیر میں ہوتی ہے ✽

(۲) نمبر ۵۵ میں ہم نے چند غیر مستطیع اصحاب کو نصف قیمت پر اخبار دینے کا اعلان کیا ہے اور ساتھ ہی لکھ دیا کہ قیمتیں بذریعہ منی آرڈر بھیجی جائیں۔ اور تصدیق بھی کسی پریذیڈنٹ انجمن یا سکرٹری کی۔ مگر کئی دوستوں نے اس کی پرواہ نہیں کی اور وی پی کے لئے لکھا ہے۔ وی پی میں ہمارا کام بڑھتا ہے۔ اس لئے ایسی درخواستیں بعد اطلاع داخل دفتر کر دیگئی ہیں۔

(ب) جو دوست اپنے نام اخبار جلد جاری کرانا چاہیں۔ وہ منی آرڈر کے ذریعہ قیمت بھیجا کریں۔ اور کوپن پر اپنا پورا پتہ وی پی میں ۱۵-۱۶ روز دیر ہو جاتی ہے ✽

(۳) بعض احباب اخبار کھولتے ہی صفحات با ترتیب کرنے کی کوشش کے بغیر شکایتی خط لکھ دیتے ہیں کہ اخبار نامکمل پہنچا ہے حالانکہ پہلے بھی عرض کیا تھا۔ کہ دفتری جلدی کے سبب صفحات آگے پیچھے فولڈ کرتا ہے۔ بعض اوقات کتابت کی غلطی صفحات غلط ہو جاتے ہیں۔ ایسی صورتمیں مضمون ملا کر دیکھ لینا چاہیئے + ۱۷۔ جنوری نمبر ۵۲ کا آخری صفحہ ۸۵ ہے

کھلی چٹھی

ہمارے پاس چند ایک غیر احمدی اصحاب کے دستخطوں سے ایک تحریر مولوی محمد حسین بٹالوی و پیر مہر علی شاہ گولڑوی اور پیر جماعت علی شاہ علی پوری کے متعلق پہونچی ہے۔ مولوی محمد حسین بٹالوی تو اس کے شایع ہونے سے قبل ہی دنیا سے چل بسے۔ باقی رہ گئے دونوں پیر صاحبان ان کی اطلاع کے لئے یہ تحریر شائع کی جاتی ہے اور فی الحال ہم اتنا ہی کہتے ہیں۔ کہ اس کے جواب میں اگر انہوں نے کچھ لکھا۔ تو اس کا جواب بھی دیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

(ایڈیٹر)

بخدمت جناب مولوی محمد حسین بٹالوی و پیر مہر علی شاہ گولڑوی و پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پوری صاحبان - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:-

(۱) آپ کو معلوم ہو گا۔ کہ مرزا غلام احمدؑ قادیانی نے دعویٰ مسیحیت اور مہدویت کا اس زمانہ میں کیا لاکھوں انسانوں نے ان کو قبول کر لیا ہے۔ لیکن آپ تا حال منکر ہیں۔ احمدی جماعت آپ کو غلطی پر اور آپ ان کو غلطی پر یقین کرتے ہیں۔ اس امر کا فیصلہ بذریعہ مناظرہ یا مباہلہ ہو سکتا ہے۔ لہذا آپ سے ادب سے التماس ہے۔ کہ آپ بغرض مباہلہ بمقابل مرزا محمود احمد صاحب خلیفہ ثانی مرزا صاحب کے اس اشتہار مطبوعہ بغرض دعوت مباہلہ فوراً شائع کریں تاکہ بذریعہ مباہلہ حق و باطل میں تمیز ہو جاوے۔ اور خلق خدا تعالیٰ کی گمراہ نہ ہو۔ آپ کو خاکساران اس وقت تک رہبر دین خیال کرتے ہیں۔ اور آپ کو اس لئے ہی تکلیف دیتے ہیں۔ کہ ضرور آپ بذریعہ مقابلہ مباہلہ اس متنازعہ امر کا فیصلہ کر کے دنیا پر حق و باطل واضح کریں۔

(۲) وفات مسیح ناصری کی جسقدر دلائل لٹریچر احمدی جماعت میں درج ہیں۔ ان کی تردید (بروئے قرآن مجید و احادیث صحیحہ) میں ایک مطبوعہ رسالہ میں عرصہ ایک ماہ میں شائع فرمایا جاوے۔ اور رسالہ مذکور پر تصدیق اس امر کی درج ہوگی

ہم مولوی محمد حسین و پیر مہر علی شاہ و پیر جماعت علی شاہ اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر یقین کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی قسم کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ حیات مسیح ناصری کی دلائل پیش کردہ ہمارے بروئے قرآن مجید و حدیث شریف درست ہیں۔ اور ہم نے وفات مسیح ناصری کی جملہ دلائل مندرجہ احمدیہ لٹریچر پر پورا غور کر لیا ہے۔ وہ بالکل غلط اور خلاف قرآن مجید و حدیث شریف ہیں۔ دلائل مسیحیت و مہدویت مرزا صاحب مدعی کے بھی خلاف قرآن مجید و حدیث ہیں۔ اگر ہم اس حلف میں غلطی پر ہیں۔ تو عرصہ ایک سال میں اللہ تعالیٰ ہم کو عذاب الیم سے ہلاک کرے۔ اور اگر ہم راستی پر ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ ہم کو اپنی پناہ میں رکھو۔ اس حلفیہ بیان کو اخبار الفضل قادیان - پیسہ اخبار لاہور - اہل حدیث امرتسر میں چھپوا کر شایع کیا جاوے۔

نوٹ:- ان ہر دو طریق سے خاکساران کی جلدی تسلی فرمائی جاوے۔ ورنہ ہم مرزا صاحب کو مسیح و مہدی تسلیم کریں گے۔ اسوقت تک ہم نے بیعت نہیں کی ہے

العبد

بقلم خود غلام رسول ساکن موہن کے تحصیل وزیرآباد

العبد - عبد اللہ نشان انگوٹھہ " "

العبد - بقلم خود علی احمد " " "

العبد - حاکم ولد لدھا نشان انگوٹھہ " " "

العبد - چوہدری خدا بخش " " " " "

العبد - بقلم خود نادر شاہ سکنہ موہن کے " " "

العبد - احمد دین ماچھی نشان انگوٹھہ " " "

العبد - محمود شاہ بقلم خود " " " "

العبد - علی گوہر ولد امیر ساکن موہن کے " " "

مسجد احمدیہ لنڈن

رفتار چندہ

قابل وصول رقوم بصورت وعدہ

جماعت قادیان	۵۰۰۰
ڈاکٹر فتح الدین صاحب دال بندین	۱۶۰
جماعت ہوشیارپور بقایا متعلقہ وعدہ	۱۰
منشی عبد الکریم صاحب احمد نگر دکن	۲۰۰
منشی الٰہ بخش صاحب - بنوں۔	۷۰۰
میاں دین محمد صاحب ترپ رائٹر لنڈی کوتل	۱۰
جماعت راجپورہ ریاست پٹیالہ	۱۳۵
جماعت حیدرآباد دکن	۱۷۵۰
سیٹھ شیخ حسن صاحب یادگیر	۲۵۰۰
بابو محمد شفیع صاحب نارتھی انڈس	۱۵
ملک محمد حسن صاحب ایس ڈی او	۶۵
میاں کریم بخش صاحب درزی - لکھنو	۱۰۰
جماعت کوہاٹ	۲۳۶
بابو عبد الحکیم صاحب دال بندین	۱۰۰
سید عابد حسین صاحب بی اے پنار ریاست	۵۰
فضل کریم صاحب کوارٹر ماسٹر فیلڈ سروس (ایک ماہ کی تنخواہ بہ حیثیت سپاہی)	
چوہدری غلام حسین صاحب آباد کار چک ۱۰۵	۱۰۰۰
انجمن لاہور	۳۶۰۰
جماعت امرتسر	۶۵۶
بابو خدا بخش صاحب سپرنٹنڈنٹ جھنگ	۱۰۰۰
چوہدری عبد اللہ خان صاحب چک ۱۲۷	۱۰۰۰

جماعت سیالکوٹ ۲۵۰۰ - یہ صرف خاص سیالکوٹ کا ہے ضلع تمام باقی ہے۔ میزان ۲۳۷۸۷

یہ رقوم ایسی ہیں جو ۱۰ - فروری سنہ ۱۹۲۰ء تک بصورت وعدہ ہیں اور ابتک نقد دفتر میں ۴۲۰۸۸ روپیہ وصول ہو چکا ہے اور ۶۰۰۰ کی رقم لنڈن فنڈ میں براہ راست جمع ہو چکی ہے کل رقم وعدہ و نقد اب تک یعنی ۱۰ - فروری سنہ ۱۹۲۰ء ۱۹۱۵۷۵ روپیہ ہوا ہے۔

صیغہ اُمورِ عامہ کے اعلان

(۱)

اخبار لیڈر الٰہ آباد مجریہ ۱۲ جنوری ۱۹۳۰ء میں خلافت کانفرنس کا ایڈریس بخدمت جناب وائسرائے شائع کیا گیا ہے۔ فہرست دستخط کنندگان میں مولوی ثناء اللہ امرتسری کے نام سے پہلے کسی شخص مولوی محمد علی قادیانی کا نام درج ہے۔ مولوی محمد علی کے نام کے ساتھ قادیانی کا لفظ محض لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے لکھا گیا ہے۔ ورنہ قادیان یا قادیان سے کوئی تعلق رکھنے والا احمدی نہیں ہے۔ جو سلطان ٹرکی کو خلیفۃ المسلمین تسلیم کرتا ہو معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ مولوی محمد علی صاحب لاہوری سرگروہ غیر مبائعین ہیں۔ لیکن وہ لفظ قادیانی کے ساتھ لکھنے کے ہرگز مستحق نہیں ہیں۔ نہ اس لئے کہ وہ قادیان کے باشندہ ہیں۔ اور نہ اس لئے کہ وہ مرکز قادیان سے تعلق رکھتے ہیں ۞

اگر ان کے عقیدہ کے مطابق سلطان ٹرکی خلیفۃ المسلمین ہے۔ تو اس عقیدہ کو ظاہر کرنے کے لئے قادیان کی آڑ کیوں لیتے ہیں۔

لہٰذا بذریعہ اس اعلان کے پبلک کو مطلع کیا جاتا ہے کہ قادیان سے تعلق رکھنے والے کسی احمدی کا یہ عقیدہ نہیں ہے۔ کہ سلطان ٹرکی خلیفۃ المسلمین ہے ۞

(۲)

انجمن احمدیہ پانی پت

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب الفضل۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امور عامہ کے فرائض میں قوم کا نظم ونسق اور جماعت کے اندرونی نقائص کے معلوم ہونے پر ان کی اصلاح بھی داخل ہے۔ پس جماعت کے انتظامی اور اصلاحی اُمور کے متعلق وقتاً فوقتاً لکھا جایا کرے گا ۞

جس جماعت کا انتظام اور کام تسلی بخش ہوگا۔ اس کے مختصر حالات بغرض تحریص وترغیب اخبار میں شائع کئے جائینگے۔ اس سلسلہ کے ماتحت میں اسوقت جماعت احمدیہ پانی پت کا ذکر کرتا ہوں ۞

جماعت احمدیہ پانی پت کا قیام ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کی تشریف آوری پر ہوا ہے۔ آپ کی کوشش اور محنت سے یہاں پر جماعت قائم ہوئی ہے۔ آپ باقاعدہ وہاں پر درس تدریس کرتے رہتے ہیں۔ ہر ممکن طریق سے تبلیغ میں مصروف رہتے ہیں۔ آپ کا نیک نمونہ اور خوش اخلاقی قابل تعریف ہے۔

آپ وہاں کی انجمن کے پریزیڈنٹ امیر قاضی اور مفتی ہیں ۞

پہلے وہاں پر شیخ محمد یعقوب صاحب ہی اکیلے احمدی تھے۔ میر صاحب موصوف کی تشریف آوری کے بعد ۱۹۱۶ء میں جناب ڈاکٹر قاضی محمد ساجد صاحب سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ یہ بہت ہی مخلص اور جوشیلے احمدی ہیں۔ انھیں تبلیغ کا خاص طور پر جوش ہے۔ ہر ممکن طریق سے تبلیغ میں لگے رہتے ہیں۔ سکرٹری شپ کا کام بھی انہی کے سپرد ہے۔ جو بہت خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دے رہے ہیں۔ نماز جمعہ اور ہفتہ وار لیکچروں کیلئے انھوں نے اپنا مکان اس غرض کے لئے جماعت کے استعمال میں دیا ہوا ہے ۞

سکرٹری تبلیغ شیخ محمد یعقوب صاحب ہیں۔ جیسا کہ اُوپر ذکر کیا گیا ہے۔ یہ سب سے پہلے وہاں پر احمدی ہیں۔ ان کی ہمت اور کوشش قابل تعریف ہے۔ اپنا وقت نکالکر تبلیغ کے کام میں لگے رہتے ہیں۔ باقی ممبران جماعت بھی اپنا کام سرگرمی سے کرتے ہیں۔ جماعت کے ۹ ممبر ہیں۔

جماعت کی عام طور پر دینی حالت اچھی ہے۔ سب حتی الوسع نمازوں میں داخل ہوتے ہیں۔ چندہ وغیرہ باقاعدہ ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو جزائے خیر دے ۞

(۳)

اُمور عامہ کے متعلق احمدی زمینداروں اور کاشتکاروں کے لئے مفید معلومات کا بہم پہنچانا بھی ہے۔ اس کے متعلق ابھی کوئی توجہ نہیں ہو سکی۔ ارادہ ہے۔ کہ اس کام کی طرف کچھ توجہ کی جائے۔ باللہ التوفیق۔

اسوقت میں اپنے احمدی زمینداروں سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ کہ عمدہ قسم کی کپاس کا اور موٹی کا بیج کس جگہ ملتا ہے؟ نیز اور اعلیٰ قسم کے تخم جو کسی خاص علاقوں میں مشہور ہوتے ہوں۔ براہ مہربانی مطلع فرماویں۔ کیونکہ ہمارے بعض احمدی بھائی اس قسم کے معلومات سے آگاہ ہونا چاہتے ہیں۔

جواب جلد بنام ناظر امور عامہ قادیان

(۴)

احمدی جماعت کے صناع وتجار معلوم کئے گئے تھے بہت ہی کم لوگوں نے اپنے اپنے پتہ لکھ کر بھیجے ہیں۔ چونکہ امور عامہ میں احمدی تاجروں وصناعوں کی ڈائرکٹری تیار ہو رہی ہے۔ اس لئے بہت جلد احمدی تاجر وصناع اپنا نام معہ پتہ اور مختصر حال اپنی تجارت اور صنعت کا لکھ کر بھیجیں ۞ تا ایسا نہ ہو کہ کسی کا نام ڈائرکٹری میں درج ہونے سے رہ جاوے۔ جماعت کے سکرٹری صاحبان کو خصوصاً اس اعلان سے جماعت کے تجار وصناع لوگوں کو مطلع کر دینا چاہیئے۔ ممکن ہے کسی کے پاس اخبار نہ جاتا ہو ۞

(۵)

قبل ازیں اخبار میں اعلان کرایا جا چکا ہے۔ کہ امور عامہ میں سکرٹریوں۔ و پریزیڈنٹوں کے صحیح پتہ درج کئے جا رہے ہیں۔ لیکن بہت ہی کم لوگوں نے پتہ لکھ کر بھیجے۔ لہٰذا مکرر توجہ دلاتا ہوں۔ کہ سکرٹری صاحبان بہت جلد اپنی انجمن کے سکرٹری و پریزیڈنٹ کا نام معہ پتہ لکھ کر بھیجدیں ۞

اگر آپ کی انجمن ضلع ہے۔ تو ماتحت انجمنوں کے سکرٹری و پریزیڈنٹوں کے پتہ بھی لکھ بھیجیں۔ شاخ انجمہائے کے سکرٹری خود بھی اپنی اپنی انجمن کے سکرٹری اور پریزیڈنٹ کا پتہ لکھ کر بھیجیں۔ وہ سکرٹری ضلع انجمن کے بھروسہ پر نہ رہیں ۞

(۶)

دارالامان میں مکان بنانے کے خواہشمند احباب مطلع فرمائیں۔ بابو عبدالغنی خان صاحب احمدی اوورسیر میونسپلٹی۔ بڑودہ بی۔ بی۔ اینڈ سی۔ آئی ریلوے مفت میں بغیر کچھ چارج کرنے کے مکانات کے ڈیزائن اور نقشہ جات بنانے کے لئے تیار ہیں

صرف احباب اپنے مکانات بنانے سے پیشتر اتنا کیا کریں۔ کہ ان کو مفصل حالات مزوریہ مکان کے متعلق اور سائٹ کا پورا تصور ان کو لکھ کر بھیجا کریں۔

المشتـــــــــــہر
ناظر امور عامہ قادیان دارالامان

مختلف مقامات سلسلہ احمدیہ کی کتب مل سکتی ہیں

اشاعت کی آسانی کے لئے مختلف جگہوں میں صیغہ تالیف و اشاعت کی طرف سے ایک ایجنسی کھولدی گئی ہیں۔ تاکہ لوگ آسانی سے سلسلہ کی کتب حاصل کر سکیں چنانچہ پٹیالہ میں نندلال صینی سوداگر کتب نزد قلعہ شہر پٹیالہ اور دوسری جگہوں میں سکرٹری صاحبان کے پاس کتب موجود ہیں۔ مثلاً (۱) فیروزپور (۲) امرت سر (۳) سہارنپور (۴) کیمل پور (۵) ڈگاؤں راجشاہی بنگال (۶) لائل پور۔ احباب کی اطلاع کے لئے یہ اعلان شایع کیا جاتا ہے۔
خاکسار رحیم بخش۔ ناظر تالیف و اشاعت قادیان

اطلاع

اکثر دیکھا جاتا ہے۔ کہ بعض بورڈران کے والدین یا سرپرست اپنے بچوں کو براہ راست جیب خرچ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیتے ہیں۔ چونکہ نگرانی کرنے والے افسروں کو اس کا علم نہیں ہوتا۔ اسواسطے بعض بدعادات پڑنے اور بڑھنے کا احتمال رہتا ہے۔ اور انتظام میں دقت پیدا ہو جاتی ہے لہذا احباب کرام کی خدمت میں درخواست کیجاتی ہے کہ اگر آپ اپنے بچوں کو علیحدہ طور پر جیب خرچ بھیجنا چاہیں تو سپرنٹنڈنٹ صاحب بورڈنگ ہوس کی معرفت بھیجکر ممنون فرمائیں۔ خاکسار قاضی عبداللہ عفا اللہ عنہ ہیڈ ماسٹر قادیان
(۱۰/۲/۲۰)

مسجد احمدیہ لنڈن
قابل قدر مثالیں

ٹریننگ کلاس قادیان کے طلباء میں سے ہر ایک تھوڑا ہوا وظیفہ پاتے ہیں جو بمشکل انکے کھانے کے خرچ کیلئے کافی ہو سکتا ہے انہوں نے اپنے اوپر تکلیف گوارا کر کے ایک ایک دو دو یا تین تین ماہ کا وظیفہ مسجد فنڈ میں دینا منظور کیا ہے کل رقم ۳۶۵ روپیہ کا وعدہ ہے جسمیں سے ۵۰ روپے وصول ہو چکے۔ باقی ۳۱۵۔ ہر ماہ میں کچھ کچھ کاٹ کر ادا کر رہے ہیں۔ یہ اخلاص اور جوش ہے۔ جو بہت سی قربانیوں کی تکلیف کو خوشی اور آرام سے بدل دیتا ہے۔
جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

انجمن بنوں ایک قلیل جماعت ہے۔ پرجوش و پراخلاص سکرٹری مولوی اللہ بخش صاحب نے ایک مکان فروخت کرنیکا ارادہ کیا ہے۔ کہ اسمیں سے مبلغ سات سو روپیہ چندہ میں پانسو اپنی طرف سے اور ۲۰۰ اپنی اہلیہ کی طرف سے دیںگے۔ اس طرح کل چندہ اس جماعت کا مبلغ ۷۶۰ روپیہ ہو جائیگا۔ والسلام نیازمند عبدالمغنی ناظر بیت المال قادیان
(۱۰/۲/۲۰)

اشتہارات

نعم الوکیل احمدیوں کی بیویوں کو ان کے بعض غیراحمدی رشتہ دار ملانوں کے بہکانے میں آکر اپنے شوہروں کے گھر بسنے سے روکتے اور یہ حجت پیش کرتے ہیں کہ احمدی مسلمان نہیں۔ اسواسطے مسلمان عورت ان کے نکاح میں نہیں رہ سکتی۔ کئی جگہ ایسے واقعات اور ان کے متعلق مقدمات ہو چکے ہیں۔ چنانچہ پچھلے دنوں ریاست پٹیالہ میں بھی اسی قسم کا ایک مقدمہ عرصہ تک چلتا رہا۔ جسمیں فریق مخالف کے وکیل نے اپنے موکل کو ڈگری دلانے کے لئے اسی بات پر بڑا زور دیا تھا۔ ہمارے وکیل جناب مولوی فضل الدین صاحب نے فریق ثانی کے مغالطوں کا نہایت معقول و مدلل جواب لکھ کر عدالت میں پیش کیا۔ جسمیں اصول اہلسنت والجماعت کے رو سے مخالفوں کے تمام اعتراضات بڑی خوش اسلوبی اور عالمانہ تحقیق کے ساتھ توڑ کر کالعدم کر دئے گئے۔ یہ جواب مناسب اصلاح اور ضروری اضافوں کے بعد کتابی شکل میں چھاپا گیا ہے۔ جس کی اشاعت اب انشاء اللہ مکفر مولویوں کو جرأت نہ ہوا کریگی۔ کہ ان مغالطوں سے احمدیوں کی تکفیر میں کچھ فائدہ اٹھا سکیں اور خلق اللہ کو قبول حق سے روکیں یا عدالت میں اپنی مفروضہ وجوہ کفر پیش کر سکیں۔ قیمت ۸/
ملنے کا پتہ:۔ دفتر تالیف و اشاعت قادیان

تنویر الابصار حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ اعجاز احمدی پر محمد علی مونگھیری نے جو بیہودہ اعتراضات رسالہ ابطال اعجاز مرزا کی صورت میں شایع کرائے ہیں۔ ان کا نہایت معقول و مدلل اور عالمانہ و محققانہ جواب جو مولانا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل و منشی فاضل نے بڑی قابلیت سے لکھا ہے۔ اسمیں معترض کے علم و لیاقت کی اس خوبی سے قلعی کھولی گئی ہے۔ کہ ہر منصف مزاج کو تمام اعتراضوں کی لغویت اور جوابوں کی معقولیت تسلیم کرنی پڑتی ہے۔ اور بادنیٰ تامل یہ ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ مونگھیری دشمن سلسلہ کی شہرت دراصل بانگ دہل اور جہلاء کی بھیڑ چال سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔ اور اس کی مخالفت نہ تو کسی عالمانہ و محققانہ اختلاف کی وجہ سے ہے۔ نہ تقویٰ اور حب دین و ملت پر مبنی۔ بلکہ محض اس بغض و حسد کا نتیجہ ہے۔ جس کا شکار تمام انبیاء اور خاصان خدا کے اعدا ہوتے آئے ہیں۔ احمدی احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کتاب کو خود بھی بغور و توجہ مطالعہ فرمائیں اور مخالفین سلسلہ میں بھی خاصکر جو لوگ مونگھیری بطال کے زیر اثر ہیں۔ اسکو کثرت سے شایع کریں۔ حجم ۲۷۴۔ قیمت ۱۲/
ملنے کا پتہ:۔ دفتر تالیف و اشاعت قادیان

جماعت مبائعین کے عقاید صحیحہ یہ کتاب پیغامیوں کے رسالہ "عقاید محمودیہ نمبر ۱" کا دندان شکن جواب ہے۔ جسمیں مولوی فضل الدین صاحب وکیل نے غیر مبائعین کے افتراؤں کی نہایت برجستہ و موثر پیرایہ میں عالمانہ و محققانہ تردید کی ہے۔ ہر ایک احمدی دوست کو اس کتاب کے مطالب پر آگاہی بلکہ عبور ہونا چاہیئے تاکہ پیغام پارٹی کے مغالطوں میں نہ آئیں اور انکی افتراؤں کے پرخچے اڑا سکیں قیمت ۲/
دفتر تالیف دارالامان قادیان

خوشخبری

ایک اور نئی ایجاد
دودھ دہی سے مکھن نکالنے کا آلہ
جس کو عام طور پر مدھانی کہتے ہیں

اُمید ہے۔ کہ ناظرین نے مستری فضل کریم صاحب کی ایجاد کردہ میدہ کی سیویاں بنانے کی مشین ملاحظہ فرمائی ہوگی۔ جس نے اپنی خوبیوں کی وجہ سے مقبولیت و شہرت حاصل کرلی ہے۔ اس کے متعلق کافی سارٹیفکیٹ موصول ہوچکے ہیں۔ مقبولیت کی وجہ یہ ہے۔ کہ قیمت کم ہے۔ وزن ایک سیر ہے۔ بارہ منٹ میں ایک سیر پختہ سیویاں نکالتی ہے۔ نابالغ بچہ بھی چلا سکتا ہے قیمت مشین آہنی تین روپے۔ مشین پیتل خوبصورت پانچ روپے آٹھ آنہ۔ ہمراہ درخواست ایک روپیہ پیشگی محصولڈاک آنا ضروری ہے۔ آج ہم آپ کو خوشخبری سناتے ہیں۔ کہ مستری فضل کریم صاحب نے عرصہ کی محنت کے بعد دودھ دہی سے مکھن نکالنے کا آلہ ۱۳۔ جنوری ۱۹۳۰ء کو ایجاد کیا ہے۔ جو کہ پبلک کو مشین سیویاں کی طرح از حد مفید ثابت ہوگا۔ انشاءاللہ پبلک جس کام کو گھنٹوں میں کرتی ہے۔ اس آلہ سے منٹوں میں کرےگی اور خوبصورت ہے۔ اس آلہ کا نقشہ پیٹنٹ آفس کلکتہ میں ۳۱۔ جنوری ۱۹۳۰ء کو بعوض رجسٹری ارسال کردیا ہے۔ فی الحال دستی آلہ کی قیمت عہ ہے۔ مفصل حال خط و کتابت سے معلوم کریں

پتہ:۔ ایم فضل کریم عبدالکریم۔ قادیان پنجاب

لاہور میں احمدی دواخانہ

جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے رفیق مریضان رکھا ہے جہیں ہر قسم کے انگریزی نسخہ جات تیار کئے جاتے ہیں۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا ملتمس ہوں۔ کہ اگر کسی بھائی کو انگریزی نسخہ یا دوائی کی ضرورت ہو تو میری معرفت طلب کریں۔ باہر کے آرڈر بھی سپلائی کئے جاسکتے ہیں ۔

عبدالجلیل رفیق مریضان۔ میڈیکل ہال اندرون موچی دروازہ۔ لاہور

میں کیا ہوں؟

(۱) ہوں تو ایک سُرمہ۔ پر مجھے یہ عزت حاصل ہے کہ ایک دنیا بھر کے نامی گرامی طبیب کے سالہا سال کے تجربات کا نچوڑ ہوں (۲) آنکھوں کی روشنی کے بڑھانے کے لئے اکسیر ہوں (۳) سب امراض چشم کو دور کرتا ہوں (۴) میرے استعمال سے کسی قسم کی چبھن نہیں ہوتی بلکہ پہلی ہی سلائی سے تسکین معلوم ہوتی ہے (۵) باوجود ان سب منافع کے قیمت میری برائے نام عہ فی تولہ مقرر ہے۔ شفاخانہ حضرت مولوی نورالدین صاحب رضہ حکیم امیر احمد قریشی قادیان دارالامان ضلع گورداسپور سے ملتا ہوں ۔

پانچ روپے انعام

۳۔ فروری رات کو خانیوال سے شورکوٹ جاتے ہوئے گاڑی میں ہماری ایک کتاب رہ گئی ہے۔ جس میں سنات اسٹامپ قرضہ جنگ پرچیاں رنگروٹ تھیں۔ جو صاحب ہمیں بھیج دینگے پانچ روپیہ انعام۔ قرضہ جنگ کا روپیہ بغیر ہمارے دستخط و شناخت کے نہ ہوگا۔

المشتہر:۔ غلام حیدر نمبردار چک ۳/۴ جنوبی ڈاکخانہ لالیاں تحصیل سرگودھا

از محکمہ نیابت نظامت اول سرکار ریاست مالیرکوٹلہ۔

باجلاس بابو مولا بخش صاحب منصف درجہ اول سرکار ریاست مالیرکوٹلہ

اشتہار

زیر آرڈر نمبر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی

مدعی		مدعا علیہ
دل سنگھ پسر ساوہ سنگھ قوم جٹ ساکن موضع فیروزپور پرگنہ فتحگڑھ ریاست مالیرکوٹلہ مدعی	بنام	مصرا سنگھ پسر ارجن سنگھ ذات جٹ سکنہ ایضاً مدعا علیہ مفقود الخبر

دعویٰ دلا پانے مبلغ عہ روپیہ کلدار مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعا علیہ پر تعمیل سمن نہیں ہوئی۔ مدعا علیہ مسکن خود سے غیر حاضر ہے۔ اور بے پتہ ہے۔ لہذا بہ تقرر ۲۴۔ فروری ۱۹۳۰ء بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہ مصرا سنگھ تاریخ پیشی مقررہ پر حاضر عدالت ہو کر جواب دہی مقدمہ کرے۔ ورنہ بصورت عدم حاضری اس کے برخلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

مورخہ ۴۔ فروری ۱۹۳۰ء

دستخط
بحروف انگریزی۔
مہر عدالت

از محکمہ نائب نظامت اول سرکار ریاست مالیرکوٹلہ

باجلاس بابو مولا بخش صاحب منصف درجہ اول سرکار ریاست مالیرکوٹلہ

اشتہار

زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰۔ ضابطہ دیوانی۔

مدعی		مدعا علیہ
رونقی رام ولد نانک رام۔ گرداور چند نابالغ ولد چند و لعل قوم بانیہ بولایت رونق رام برادر خود۔ سکنہ موضع بھودن پرگنہ مبارکپور ریاست مالیرکوٹلہ مدعی	بنام	ماگھی ولد مانا ذات جٹ سکنہ موضع سلطان پور تحصیل فتحگڑھ۔ پرگنہ مبارکپور سرکار ریاست مالیرکوٹلہ مدعا علیہ

دعویٰ دلا پانے مبلغ ۱۵/ عہ کلدار بروئے ترجمہ بہی مقدمہ مندرجہ عنوان کا دعوے منجانب مدعی دائر ہو کر سمن بنام مدعا علیہ جاری کیا گیا۔ تعمیل کنندہ کی رپورٹ سے معلوم ہوا۔ کہ وہ مسکن سے غیر حاضر ہے۔ اور عدم پتہ ہے۔ جس سے پایا گیا مدعا علیہ تعمیل سمن سے گریز کرنے کی غرض سے روپوش ہے۔ لہذا بہ تقرر تاریخ پیشی ۲۴۔ فروری ۱۹۳۰ء بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہ تاریخ مذکور پر حاضر عدالت ہو کر جوابدہی مقدمہ کرے ورنہ اس کے برخلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔

۴۔ فروری ۱۹۳۰ء

دستخط۔ بحروف انگریزی
مہر عدالت

ممالکِ غیر کی خبریں

پارلیمنٹ میں ملک معظم کی تقریر

(لنڈن - ۱۰- فروری) شہنشاہ معظم نے پارلیمنٹ میں اپنی افتتاحی تقریر میں صلحنامہ کی تصدیق کا ذکر کرتے ہوئے اتحادیوں کے ساتھ خوشگوار تعلقات کو برقرار رکھنے اور مشرقی یورپ اور روس میں امن بحال کرنے کے علاوہ وہاں کی اقتصادی حالت کو درست کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ مقبوضات میں ولیعہد سلطنت کے دورہ کا ذکر کرتے ہوئے شہنشاہ معظم نے فرمایا۔ کہ آسٹریلیا اور نیوزیلینڈ ولیعہد سلطنت کے دورہ کی تجویز کو بدولت بنظر استحسان دیکھتے ہیں۔ اور ہماری خواہش ہے۔ کہ ولیعہد سلطنت واپسی کے وقت ولیسٹ انڈین مقبوضات میں بھی دورہ کریں۔ اُمید ہے۔ کہ ان مقامات کے لوگ نہایت گرمجوشی سے ان کا استقبال کرینگے۔ اگر دائمی امن اور ترقی کی تمنا ہو۔ تو ہر طبقہ کے لوگوں کو مستعدی اور تن دہی سے نئی تعمیر کے کام میں مصروف ہو جانا چاہیئے۔ اور روس اصلاحی تدابیر پر عمل کرنا چاہیئے۔ ملک معظم نے اپنی تقریر میں آئرلینڈ کی تعلیمی اصلاح کوئلہ کی کانوں کے رقبہ کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے کانوں کے شاہی اجارے۔ شراب نوشی باہمی بیمہ۔ مزدوری کے اوقات اور دار الامرکی اصلاح کے قوانین کا ذکر کیا۔ اور فرمایا۔ کہ جزائر برطانیہ کی زرعی حالت ایسی کمزور ہے۔ کہ اجناس خوردنی کے لئے سمندر پار سے غلہ منگانا پڑتا ہے۔ محاربہ عظیم کے وقت سے لوگ بے چین ہو کر اپنی اراضیات کو فروخت کر دیتے رہے ہیں۔ مگر اب مالکان اراضی کی مشکلات کو کم کرنے اور جزائر برطانیہ میں اجناس خوردنی کی پیداوار کو زیادہ کرنے کے لئے تدابیر زیر غور ہیں ❊

جرمن جنگی مجرم

(برلن ۔۸۔ فروری) جرمن جنگی مجرموں کے مطالبہ کے باعث اہم ترین سیاسی حالت پیدا ہو گئی ہے۔ یہ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ جرمن گورنمنٹ ان مطالبات کو پورا نہیں کریگی اور اول تو ترمیم کے لئے کوشش کرے گی۔ لیکن اگر ان مطالبات میں کسی قسم کی کمی نہ ہوئی۔ تو خاموشی سے صورت حالات کی منتظر رہے گی ❊

جرمن ہوا باز افسروں نے جو اتلافی کمیشن کے ساتھ بھیجے گئے تھے۔ اپنے فرائض کو پورا کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اور اس سے جرمنی کے رویہ کا انکشاف ہوتا ہے۔ تمام سیاسی جماعتیں یک زبان ہو کر ان مطالبات کی مخالفت کر رہی ہیں۔ اور اگر گورنمنٹ نے جنگی مجرموں کی گرفتاری کا حکم بھی دیا۔ تو اس حکم پر عمل نہیں کیا جائیگا

پرنس آف ویلز آسٹریلیا کو

(لنڈن - ۷- فروری) حضور پرنس آف ویلز ۹- مارچ کو جہاز رینوں میں سوار ہونگے - ۱۷- مارچ کو آکلینڈ میں اُترینگے - اور ۱۰ مئی کو آسٹریلیا پہنچ گے ❊

سُرخ فوج کے نقصانات

(لنڈن - ۷- فروری) جنوبی رُوس سے برٹش ملٹری مشن نے رپورٹ کی ہے۔ کہ ڈان پانچ دریاؤں کے خطریں سے راستہ نکالنے کی کوشش میں بالشویکوں کو سخت فاش نصیب ہوئی ہے۔ سُرخ فوج نے دریا کے دہانے کے قریب اُسے عبور کیا۔ مگر سخت نقصان کے ساتھ پسپا ہوئی واپسی کے موقعہ پر دریا کے اُوپر برف پھٹ گئی جس سے سپاہ کو بہت نقصان برداشت کرنا پڑا۔ اور متعدد توپیں اور چھکڑے ضائع ہو گئے۔

محاذ کاکیشیا پر بھی بالشویکوں کو رضا کاروں کی فوج سے شکست ہوئی۔ اس موقعہ پر جو نقصانات ہوئے۔ وہ آٹھ ہزار قیدیوں۔ ایک سو اکہتر توپوں اور تین سو چالیس مشین گنوں پر مشتمل ہیں ❊

سوویٹ روس اور برطانیہ کلاں

(لنڈن - ۷- فروری) جافرے نے جو بالشویکوں کی نیابت صلح کا پریذیڈنٹ ہے۔ سویڈن کے ایک اخبار کے نامہ نگار سے دوران ملاقات میں بیان کیا کہ سوویٹ رُوس اور برطانیہ کلاں کے مابین صلح کے لئے سلسلہ نامہ و پیام ہو رہا ہے ❊

جرمن اور فرانس کے آئندہ تعلقات

(پیرس ۔۸۔ فروری) ایم - ملرنیڈ نے چیمبر آف ڈپوٹیز میں بحث کے دوران میں بیان کیا۔ کہ یہ وزارت ایم کلیمنشو کی وزارت کی پالیسی پر عمل کرے گی۔ بلغاری سوبرانجی نے نیولی کے صلحنامہ کی تصدیق کر دی ہے۔ اور لنڈن سے یہ خبر ملی ہے۔ کہ کانفرنس کے آئندہ اجلاس میں ترکی ڈیلی گیٹوں کو بُلایا جائے گا۔ اگر یہ معلوم ہو گیا کہ وہ غلہ جو رُوس کی کوآپریٹو سوسائیٹیوں کو بھیجا جاتا ہے۔ سُرخ فوجوں کے استعمال میں لایا جاتا ہے۔ تو اجناس کو بھیجنے کے لئے جہازوں کے انتظام کو بند کر دیا جائے گا۔ ایم ملرنیڈ نے سوویٹ نظام حکومت میں خاص طبقہ کے مجرمانہ اور نفرت انگیز اقتدار کے خلاف اظہار ناراضگی کرنے کے بعد کہا۔ کہ جرمنی نے اس کوئلہ کی روانگی کے لئے کوئی کارروائی نہیں کی۔ جو جرمنوں کو شرائط صلح کے مطابق دینا تھا۔ جرمن فرانس کے مقابلہ میں خانگی ضروریات کے لئے زیادہ کوئلہ صرف کر رہے ہیں۔ اور اس قرض کو جمع کرنے کے لئے صلحنامہ کی مجوزہ تدابیر پر عمل کیا جائیگا۔ ایم ملرنیڈ نے کہا کہ اگر جرمنی نے ایک اہم ترین شرط کو پورا نہ کیا۔ تو جرمنی کو اس مطلب کا نوٹ روانہ کیا جائے گا۔ کہ کوئلہ کے متعلق جو میعاد شرائط صلح میں مقرر کی گئی تھی۔ وہ گذر گئی ہے۔

جنگی مجرموں کے متعلق ایم ملرنیڈ نے کہا۔ کہ جرمنی نے جن شرائط کو پورا نہیں کیا۔ ان شرائط کے پورا کرنے کے لئے اتحادیوں کو اقتصادی اور مالی ذرائع استعمال کرنے اور فوجی تدابیر پر عمل کرنے کا حق حاصل ہے۔ جرمنی سے ہر ایک چیز جو شرائط صلح کے رُو سے اس کے ذمہ ہے۔ وصول کی جائے گی۔ برلن میں فرانسیسی سفیر نے اطلاع دی ہے۔ کہ جرمن وزیر خارجہ نے فان لرسنر کی کارروائی پر اظہار افسوس کیا ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ اس کی یہ کارروائی شخصی حیثیت رکھتی ہے۔ جبراً اُسے تادیب کی جائیگی ❊

پیرس میں مُباحثہ

(لنڈن ۵- فروری) جرمنی کے جنگی مجرموں کی طویل فہرست سے لنڈن میں بہت استعجاب پیدا ہو گیا ہے۔ لارڈ چانسلر اور اٹارنی جنرل اس تمام سوال پر بحث کرنے

(باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا)